سوال

(269) شیخ احمد کے خواب کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نیو کاسل سے خواجہ بشیر احمد نے مدینہ کے کسی شیخ احمد کے خواب کے بارے میں وہ اشتہار بھیجا ہے جس میں توبہ کی ترغیب ہے اور جسے لوگ یہاں تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے اس خواب کی دینی حیثیت کے بارے میں دریافت کیا ہے کہ اس پر عمل نہ کیا جائے تو کیا مسلمان واقعی قیامت کے دن اللہ کی رحمت سے ناامید ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

: برصغیر پاکستان وہندوستان میں گذشتہ کئی سالوں سے شیخ احمد کے خواب کے نام سے ایک اشتہار تقسیم کیا جارہا ہے جو محض ایک من گھڑت کہانی ہے۔ اس کے اندر دی گئی بشارتیں اور دھمکیاں کوئی شرعی حیثیت نہیں رکھتیں۔ معمولی دینی سوجھ بوجھ رکھنے والا آدمی ایسے خوابوں کی حقیقت سے آشنا ہوسکتا ہے۔ مگر اس کے باوجود کم علم اور توہم پرست قسم کے لوگ اس وصیت کو آسمانی وحی سمجھ کر اس پر نہ صرف ایمان لے آتے ہیں بلکہ اس کو پھیلانے کے لئے محنت بھی کرتے ہیں۔

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ جس زمانے میں یہ وصیت مشہور کی گئی اس زمانے میں شیخ احمد کے نام سے مدینہ منورہ میں کسی آدمی کو کوئی سراغ نہیں ملتا اور خود اہل مدینہ اس بارے میں بے خبر نظر آتے ہیں۔

(۲) دوسری یہ کہ رسول اکرم ﷺ دنیا سے جب تشریف لے گئے تو دین اسلام مکمل ہوچکا تھا۔ آپ انسانوں کی راہ نمائی اور ان کی دنیا و آخرت میں بھلائی کی ہر چیز کو بیان فرما گئے ہیں اس میں ترغیب بھی ہے ترہیب بھی۔ جنت کے وعدے بھی کئے گئے اور جہنم کے عذاب سے ڈرایا بھی گیا۔ توبہ کرنے کی باربار تاکید بھی کی گئی اور گناہوں کے بدانجام سے خبردار بھی کیا گیا۔ دین مکمل ہونے کے بعد آپ خود یہ ارشاد فرما گئے کہ میں دو چیزیں تم میں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھام کر رکھو گے تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ کیا اتنی واضح ہدایات کے بعد اس بات کی گنجائش رہ جاتی ہے کہ آپ اس کے بعد امت کو خوابوں کے ذریعے کسی بات کی ترغیب دیں یا کسی بات سے ڈرائیں؟

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد سب سے پاکیزہ ہستیاں آپ کے صحابہ کرامؓ تھے جنھیں آپ کے جانے کے بعد عظیم خلاء محسوس ہوا۔ انہیں کئی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ بعض غلط فہمیوں کی بنا پر اختلاف بھی پیدا ہوئے اور ناخوش گوار واقعات بھی رونما ہوئے مگر اس کے باوجود نہ کسی صحابی کی علام بیداری میں آپ سے ملاقات ہوئی اور نہ کسی کو خواب میں آپ نے کوئی پیغام دیا اور نہ کوئی وصیت کی اور صحابہ کرامؓ نے اپنے ان مسائل کو حضور ﷺ ہی کی چھوڑی ہوئی دو چیزوں قرآن وحدیث کے ذریعے حل کرنے کی کوشش فرمائی۔ لہٰذا اس کے بعد بھی کسی کے لئے کوئی گنجائش نہیں کہ وہ وحی کے انداز کی اس طرح کی پیشین گوئیوں کے وعدے کرے۔

(۴)چوتھی بات یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ان لوگوں کو سخت تنبیہ فرمائی جو آپ کی طرف غلط بات منسوب کردیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جوایسی بات میری طرف منسوب کرے گا جو میں نے نہیں کہی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اسی لئے محدثین نے پوری چھان بین کے بعد ہی ایسی باتوں کو قبول کیا جن کی نسبت رسول اکرم ﷺ کی طرف کی گئی۔ ایسی صورت میں اس وصیت یا خواب کی کیا حیثیت ہوگی کس کی نہ کوئی سند ہے نہ کوئی حوالہ۔

(۵) پانچویں اور آخری بات یہ ہے کہ اس وصیت نامے کے بارے میں جو یہ کہا گیا ہے کہ اسے چھپوا کر آگے تقسیم کرے گا یا آگے پہنچائے گا اسے فلاں فلاں چیز ملے گی یا مال دار ہوگا اور پندرہ دن کے اندر خوش حال ہوجائے گا اور جو اس کو چھپوا کر یا لکھ کر آگے تقسیم نہیں کرے گا اس کا بیٹا مرجائے گا یا غم میں بتلا ہوگا۔

یہ اور اس طرح کی دوسری باتیں جو اس کاغذ میں لکھی گئی ہیں یہی اس کے جھوٹ اور من گھڑت ہونے کی دلیل ہیں۔ آپ خود اندازہ کریں کہ کیا قرآن حکیم سے بھی یہ کاغذ کا پرزہ افضل اور بہتر ہے کوئی مسلمان کتنا بھی گیا گزرا کیوں نہ ہو وہ اس اشتہار کو قرآن سے افضل ہر گز قرار نہیں دے سکتا اور یہ بھی ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ قرآن میں دنیا و آخرت کی بھلائی کی ہر چیز موجود ہے مگر اس کے باوجود آج تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ جو قرآن کو چھپوا کر تقسیم کرے گا اسے اتنی دولت مل جائے گی یا پندرہ دن کے اندر مال دار ہوجائے گا اور جو نہیں چھپوائے گا یا نہیں لکھے گا اسے فلاں فلاں انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔ بے شمار وہ لوگ جن کے سینوں میں قرآن کے تیس پارے محفوظ ہیں مگر اس کے باوجود دنیاوی خوشحالی سے محروم ہوتے ہیں اور مال دار نہیں ہوتے اور پھر واقعات کی روشنی میں بھی یہ خواب غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ کتنے ایسے لوگ آج موجود ہیں جنہوں نے اس کی سینکڑوں اور ہزاروں کاپیاں کروا کر تقسیم کیں مگر اس کے باوجود نہ وہ خوش حال ہوئے اور نہ پندرہ دن کے اندر دولت مند بن سکے اور کتنے ایسے ہیں جو اسے آگے تقسیم نہیں کرتے مگر نہ ان کا بیٹا مرا ہے اور نہ وہ غم میں بتلا ہوئے ہیں۔

اس لئے مسلمانوں کو اس طرح کی توہم پرستیوں میں بتلا ہونے کی بجائے قرآن وحدیث کی تعلیمات کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اپنی زندگی سرور دو عالم ﷺ اور آپ کے جانثاروں کے نقش قدم پر چل کر گزارنی چاہیے۔ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں اور یہی چیز کامیابی و نجات کا ذریعہ بھی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص567

محدث فتویٰ